Question Paper
Solution

2023

aglasem.com

مارکنگ اسکیم اردو (کورس -اے)

سالانہ امتحان 2023

Marking Scheme: Urdu Course A (003)

Annual Examination 2023

فروری 2023

صدر ممتحن اور ممتحن کے لیے عام ہدایات:

(General Instructions for Head Examiners and Examiners)

ممتحن کو چاہیے کہ کاپیوں کی اصلاً چیکنگ شروع کرنے سے قبل کاپیوں کی چیکنگ کے لیے رہنمائی کے جو نکات طے کیے گئے ہیں، ان نکات کو خوب سمجھ بوجھ کر ذہن نشین کر لے۔

امتحان کی کاپیوں کی جانچ کے لیے یکسوئی کے ساتھ ساتھ صبر و تحمل کی ضرورت ہوتی ہے۔ سرسری انداز سے کاپیوں کی چیکنگ کر دینا خود ہماری دیانت داری اور خلوص کو مجروح کرتا ہے۔ اس طرح کی چیکنگ میں بہت سی ناہمواریاں بھی رہ جاتی ہیں۔ دوران چیکنگ کچھ اساتذہ نرمی کا رخ اختیار کرتے ہیں تو کچھ خاصے سخت ہو جاتے ہیں۔ دونوں ہی صورتوں میں طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔ چنانچہ اس طرح کی ناہمواریوں سے بچنے کے لیے کافی غور و خوض کے بعد ان نکات کا تعین کیا گیا ہے جس پر عمل درآمد کر کے ہم معیاری انداز سے کاپیوں کی جانچ کر پائیں گے۔

کاپیوں کی چیکنگ کے سلسلے میں رہنمائی کے جو نکات پیش کیے جا رہے ہیں ضروری نہیں کہ طلبا کے جوابات نمونے کی تشریح اور توضیح ہی کے انداز پر ہوں۔ مرکزی خیال والے سوالات کے جوابات میں انداز بدل سکتا ہے لیکن ہمارا خیال ہے کہ نمبروں کی تقسیم پر اس سے کوئی خاص اثر نہیں پڑے گا۔ آپ کو ہر حال میں مارکنگ اسکیم کے دائرے میں رہ کر ہی چیکنگ کا عمل انجام دینا ہے

Strictly Confidential

تاکہ ماضی میں ہوتی رہی ناہمواریوں کو دور کیا جاسکے۔امید ہے کہ اس صبر آزما کام کو آپ اپنا فرض سمجھ کر انجام دیں گے۔ ممتحن کا رویہ مشفقانہ ہونا چاہیے۔ قواعد اور املا کی معمولی غلطیوں کو نظر انداز کر دیا جائے تو بہتر ہوگا۔

صدر ممتحن(Head Examiner)اس بات کو ہر طرح سے یقینی بنائیں کہ مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل ہو رہا ہے۔کچھ اساتذہ مارکنگ اسکیم(Marking Scheme) کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنے روایتی انداز سے مارکنگ کرتے ہیں جس سے طلبا کے نتائج متاثر ہوتے ہیں۔اس طرف صدر ممتحن کو خصوصی توجہ دینی ہے۔

(1) سپریم کورٹ کے حالیہ حکم نامہ کے مطابق اب طلبا اپنے جوابات کی کاپیوں کی عکسی کاپی (فوٹو کاپی) مقررہ فیس جمع کر کے سی۔بی۔ایس۔ای۔ سے حاصل کر سکتے ہیں اس لیے صدر ممتحن / ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ کاپیوں کی چیکنگ میں کسی قسم کی کوئی لاپرواہی نہ برتیں اور مارکنگ اسکیم پر سختی سے عمل کریں۔

(2) صدر ممتحن اس بات کا اطمینان کرنے کے لیے کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم (Marking Scheme)کے مطابق ہو رہی ہے،وہ ممتحن کی جانچی ہوئی ابتدائی پانچ کاپیوں کا باریک بینی سے جائزہ لے گا۔ یہ اطمینان کرنے کے بعد کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم کے مطابق ہو رہی ہے ممتحن کو مزید کاپیاں جانچنے کے لیے دی جائیں گی۔

(3) ممتحن کو کاپیاں جانچ کے لیے صرف اسی وقت دی جائیں جب جانچ کے پہلے دن ممتحن اجتماعی یا انفرادی طور پر مارکنگ اسکیم پر تبادلۂ خیال کر چکے ہوں۔

(4) کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں دی ہوئی ہدایت کے مطابق ہی کی جائے گی۔ یہ جانچ بھی ممتحن کے اپنے روایتی اندازِ فکر، اپنے تجربے اور کسی دیگر بات کو مد نظر رکھ کر نہیں بلکہ صرف مارکنگ اسکیم کو ذہن میں رکھتے ہوئے کی جائے۔

(5) اگر کسی سوال کے کئی جزو ہیں تو ہر جزو کے نمبر بائیں ہاتھ کے حاشیے میں الگ الگ دیے جائیں اور پھر تمام اجزا میں حاصل نمبروں کو جمع کر کے سوال کے آخر میں حاشیے میں لکھ کر اس کے گرد دائرہ بنا دیا جائے۔

(6) اگر کوئی طالب علم ایسا جواب لکھتا ہے جو مارکنگ اسکیم میں موجود نہیں ہے لیکن وہ جواب صحیح ہے تو صدر ممتحن سے مشورے کے بعد نمبر دیے جائیں۔

(7) اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ یعنی ایکسٹرا جواب لکھتا ہے تو جو جواب زیادہ معیاری ہو اس پر نمبر دیے جائیں اور کم معیاری جواب کو زائد (Extra) تصور کرتے ہوئے کاٹ کر وہاں Extra لکھ دیا جائے۔ اور اگر کوئی طالب علم دریافت کیے گئے جوابات سے زیادہ جواب تحریر کر دیتا ہے اور پھر غلطی سے یا جلد بازی میں انھیں کاٹ دیتا ہے تو ایسی صورت میں زیادہ معیاری جواب کو ہی مطلوبہ جواب تصور کرتے ہوئے نمبر دیے جائیں۔

(8) اگر کوئی طالب علم دیے ہوئے اقتباس یا اس کے کسی حصے کو اپنے جواب کے لیے استعمال کرتا ہے مثلاً اقتباس میں دی ہوئی معلومات کو اپنے مضمون کے لیے استعمال کرتا ہے تو اس کے نمبر نہیں کاٹے جائیں گے سوائے اس کے کہ اس کا جواب پوچھے گئے سوال سے مطابقت نہ رکھتا ہو۔

(9) ممتحن کو سب ہی سیٹ کے سوال ناموں کی مارکنگ اسکیم کا باریک بینی سے مطالعہ کرنا چاہیے تاکہ وہ ہر سیٹ کی مارکنگ اسکیم سے بخوبی واقف ہو سکے۔

(10) ممتحن کو چاہیے کہ ہر کاپی کو کم سے کم پندرہ سے بیس منٹ کا وقت دیتے ہوئے اس طرح چیک کریں کہ روز بیس/پچیس (20/25) کاپیاں چیک کرنے میں کم از کم آٹھ گھنٹے ضرور لگیں۔

(11) ممتحن حضرات اس بات کا خاص خیال رکھیں کہ کاپیوں کی جانچ مارکنگ اسکیم میں بتائی گئی نمبروں کی تقسیم کے مطابق ہی ہو۔

(12) براہِ کرم اگر کسی سوال کا جواب درست ہے تو صد فی صد نمبر دینے سے گریز نہ کریں۔

(13) صدر ممتحن/ممتحن کو ہدایت دی جاتی ہے کہ اگر کاپیوں کی چیکنگ کے دوران کوئی ایسا جواب سامنے آتا ہے جو بالکل غلط ہے تو اس پر کراس (×) کا نشان لگا دیا جائے اور صفر دیا جائے اور اسے اس طرح "zero" لکھا جائے۔

(14) زبان و ادب کی کاپیاں جانچنے والے اکثر افراد یہ خیال کرتے ہیں کہ کسی طالب علم کو صد فی صد نمبر دینا ناممکن ہے۔ یہ خیال روایتی اور رجعت پسندانہ ہے۔ اس عمل سے گریز کیا جانا اشد ضروری ہے۔

Strictly Confidential

(15) 'صلاحیت پر مبنی سوالات' (Competancy Based Questions) کے جواب جانچتے وقت اس بات پر خصوصی توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ اگر کوئی طالبِ علم کوئی ایسا جواب تحریر کرتا ہے جو مارکنگ اسکیم سے مختلف ہے، مگر اس کے جواب سے پوچھی گئی صلاحیت ظاہر ہوتی ہے، تو اس جواب پر اس کو پورے نمبر دیے جائیں گے۔

Series — ΨYZXW	SET — 4

Code No. 5A

مارکنگ اسکیم

اردو (کورس - اے)

کل نمبر:80　　　　مقررہ وقت:3 گھنٹے

M.M. 80　　　　Time Allowed: 3 Hours

سوال نمبر	ممکنہ جوابات / ویلیو پوائنٹ	نمبروں کی تقسیم
1	**حصہ - الف: عبارت فہمی اور شعر فہمی (20 نمبر)** مندرجہ ذیل غیر درسی نثری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب لکھیے: 5x1 = 5 زبان اپنے وسیع معنی میں خیالات ظاہر کرنے کا ذریعہ ہے۔ جانوروں کی چیخیں بھی ایک حد تک زبان کہی جا سکتی ہیں بشر طیکہ ان کے دل کی حالت ظاہر کریں۔ الفاظ با معنی آوزیں ہیں۔ چرند اور پرند بھی ایسی آوازیں نکالتے ہیں جن کے معنی ہوتے ہیں۔ وہ خوف ظاہر کرتے ہیں۔ خوشی اور خواہش بھی ظاہر کر سکتے ہیں۔ جانداروں میں ایک انسان ہی ہے جو کچھ وہ محسوس کرتا اور سوچتا ہے اس کو بیان بھی کر سکتا ہے۔ زبان وہ چیز ہے جس پر تمام انسانی تعلقات قائم ہیں۔ یہ الفاظ سے بنتی ہے اور الفاظ سانچہ ہیں جن میں خیالات ڈھلتے ہیں، چنانچہ ہر لفظ جو کسی چیز کے لیے بنتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی خیال لپٹا ہوتا ہے۔	

Strictly Confidential

	(i) خیالات کے اظہار کا ذریعہ کیا ہے؟ (A) معنی (B) تعلیم (C) زبان (D) احساس	
1	**جواب: (C) زبان**	
	(ii) با معنی آوازیں کسے بتایا گیا ہے؟ (A) زبان (B) الفاظ (C) خیالات (D) اشارہ	
1	**جواب: (B) الفاظ**	
	(iii) انسانی تعلقات کس چیز پر قائم ہیں؟ **ایک لفظ** میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب: زبان**	
	(iv) جانداروں میں انسان کی خصوصیات کیا ہیں؟ **ایک جملے** میں جواب لکھیے۔	
1	**جواب: جانداروں میں انسان کی خصوصیات یہ ہیں کہ جو کچھ وہ محسوس کرتا ہے اور سوچتا ہے اس کو بیان بھی کر سکتا ہے۔**	
	(v) الفاظ اور خیالات کا کیا تعلق ہے؟ **ایک جملے** میں جواب لکھیے۔	
1 **کل نمبر**=5	**جواب: الفاظ سانچے ہیں جن میں خیالات ڈھلتے ہیں / ہر لفظ جو کسی چیز کے لیے بنتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی خیال لپٹا ہوتا ہے۔**	

2	مندرجہ ذیل غیر درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب لکھیے: 5x1 = 5 چشتی نے جس زمیں میں پیغامِ حق سنایا نانک نے جس چمن میں وحدت کا گیت گایا تاتاریوں نے جس کو اپنا وطن بنایا جس نے حجازیوں سے دشتِ عرب چھُڑایا میرا وطن یہی ہے، میرا وطن یہی ہے یونانیوں کو جس نے حیران کر دیا تھا سارے جہاں کو جس نے علم و ہنر دیا تھا مٹی کو جس کی حق نے زر کا اثر دیا تھا ترکوں کا جس نے دامن ہیروں سے بھر دیا تھا میرا وطن یہی ہے، میرا وطن یہی ہے (i) مندرجہ بالا شعری حصہ کس خیال پر مبنی ہے؟ (A) حب الوطنی (B) عشق (C) فطرت (D) غم **جواب: (A) حب الوطنی**	
		1
	(ii) اس اقتباس میں لفظ 'حق' کتنی مرتبہ دوہرایا گیا ہے؟ (A) ایک (B) دو (C) تین (D) چار **جواب: (B) دو**	1
	(iii) حجازیوں سے کون سا ملک چھڑایا؟ **ایک لفظ** میں جواب لکھیے۔ **جواب: عرب**	1

(iv)	'نانک' سے کس مشہور بزرگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے؟ **ایک جملے** میں جواب لکھیے۔ **جواب: لفظ 'نانک' کے ذریعے مشہور بزرگ اور سکھ مذہب کے بانی 'گرو نانک' کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔**	1
(v)	ترکوں کے ساتھ کیا ہوا تھا؟ **ایک جملے** میں جواب لکھیے۔ **جواب: ترکوں کا دامن ہیروں سے بھر دیا تھا۔**	1 **کل نمبر=5**
3	مندرجہ ذیل درسی اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب لکھیے: 5x1 = 5 بچپن میں سر سید پر نہ تو ایسی قید تھی کہ کھیلنے کودنے کی بالکل پابندی ہو اور نہ ایسی آزادی تھی کہ جہاں چاہیں اور جن کے ساتھ چاہیں کھیلتے کودتے پھریں۔ ان کی بڑی خوش نصیبی یہ تھی کہ خود ان کے ماموں ان کی خالہ اور دیگر نزدیکی رشتہ داروں کے چودہ پندرہ لڑکے ان کے ہم عمر تھے جو آپس میں کھیلنے کودنے کے لیے کافی تھے۔ اس لیے انھیں نوکروں اور اجلافوں کے بچوں اور اشرافوں کے آوارہ لڑکوں سے ملنے جلنے اور ان کے ساتھ کھیلنے کا کبھی موقع نہیں ملا۔ ان کے بزرگوں نے یہ اجازت دے رکھی تھی کہ جس کھیل کو تمھارا جی چاہے شوق سے کھیلو مگر کسی کھیل کو چھپا کر مت کھیلو۔ اس لیے سب لڑکے جو کھیل کھیلتے تھے اپنے بڑوں کے سامنے کھیلتے تھے۔ ان کے کھیلوں میں کوئی بات ایسی نہ ہوتی تھی جو اپنے بزرگوں کے سامنے نہ کر سکیں۔ (i) درج بالا اقتباس کے مصنف کا نام کیا ہے؟ (A) الطاف حسین حالیؔ (B) سعادت حسن منٹو (C) مولوی عبدالحق (D) اسلم پرویز **جواب: (A) الطاف حسین حالیؔ**	1

1 1 1 1 **کل نمبر=5**	(ii) یہ اقتباس ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے؟ (A) غزل (B) سوانح (C) نظم (D) ڈراما **جواب: (B) سوانح** (iii) اقتباس میں لفظ 'قید' کا متضاد تلاش کیجیے۔ **جواب: آزادی** (iv) چودہ پندرہ ہم عمر لڑکے کون تھے؟ **ایک جملے** میں جواب لکھیے۔ **جواب: سرسید کے ماموں، ان کی خالہ اور دیگر نزدیکی رشتہ داروں کے لڑکے تھے۔** (v) بزرگوں نے کیا اجازت دے رکھی تھی؟ **ایک جملے** میں جواب لکھیے۔ **جواب: بزرگوں نے یہ اجازت دے رکھی تھی کہ جس کھیل کو تمھارا جی چاہے شوق سے کھیلو مگر کسی کھیل کو چھپا کر مت کھیلو۔**	
	درج ذیل درسی شعری اقتباس کو غور سے پڑھیے اور اس سے متعلق پوچھے گئے سوالات کے جواب لکھیے: 5x1 = 5 ماؤں کے کاندھے پہ بچے گردنیں ڈالے ہوئے بھوک کی آنکھوں کے تارے، پیاس کے پالے ہوئے بام و در لرزے ہوئے خورشید کے آفات سے ہر نفس اک آنچ سی اٹھتی ہوئی ذرات سے مردوزن گردش میں چیلوں کی صدا سنتے ہوئے چلچلاتی دھوپ کی رو میں چنے بھنتے ہوئے یوں شعاعیں سایۂ اشجار سے چھنتی ہوئی میان سے موسم کی تیغِ بے اماں نکلی ہوئی	4

1	(i) درج بالا شعری حصہ کس نظم سے لیا گیا ہے؟ (A) آندھی (B) او دیس سے آنے والے بتا! (C) گرمی اور دیہاتی بازار (D) جلوۂ دربارِ دہلی **جواب: (C) گرمی اور دیہاتی بازار**	
1	(ii) اس نظم کے شاعر کا نام کیا ہے؟ لکھیے۔ (A) کیفی (B) اکبرؔ (C) جوشؔ (D) سوداؔ **جواب: (C) جوشؔ**	
1	(iii) پیاس کے پالے ہوئے کون ہیں؟ **ایک لفظ** میں جواب لکھیے۔ **جواب: بچے**	
1	(iv) بام و در کیوں لرزے ہوئے ہیں؟ **ایک جملے** میں جواب لکھیے۔ **جواب: سورج کی آفات / گرمی کی شدت سے بام و در لرزے ہوئے ہیں۔**	
1 **کل نمبر**=5	(v) کون کس کی صدا سن رہا ہے؟ **ایک جملے** میں جواب لکھیے۔ **جواب: مرد و زن (مرد اور عورتیں) چیلوں کی صدا سن رہے ہیں۔**	

   1 5 2 2 کل نمبر=10	**حصہ-ب: تحریری مہارت (25 نمبر)** درج ذیل عنوانات میں سے کسی ایک پر 250-300 الفاظ پر مشتمل ایک مضمون لکھیے۔ 10 (i) بے روزگاری اور اس سے پیدا ہونے والے مسائل (ii) قومی اتحاد ملک کی ترقی کے لیے ضروری (iii) کووڈ-19 بیماری کے عام زندگی پر اثرات **جواب: دیے گئے کسی ایک عنوان پر 250-300 الفاظ پر مشتمل مضمون:** **(a) تمہید/تعارف/ابتدا** **(b) نفسِ مضمون** **(c) زبان و بیان** **(d) اختتام/نتیجہ**	5
     2 2 کل نمبر=4	اپنی بڑی بہن کو خط لکھ کر اسے دسویں جماعت میں پاس ہونے کی مبارکباد دیجیے 4 OR / یا اپنے اسکول کی لائبریری میں اردو اخبارات منگانے کے لیے پرنسپل/صدر مدرس کے نام درخواست لکھیے۔ **جواب: درخواست/خط** • **خاکہ (عہدہ، پتا، القاب و آداب، موضوع/عنوان، تاریخ، اختتام)** • **نفسِ مضمون**	6
	سر سید احمد خاں کی زندگی کے اہم واقعات 100 الفاظ میں لکھیے۔ 4 OR / یا ڈراما 'آزمائش' کا خلاصہ 100 الفاظ میں تحریر کیجیے۔	7

Strictly Confidential

جواب

سر سید کی زندگی کے اہم واقعات:

سر سید احمد خاں دہلی کے ایک معزز گھرانے میں پیدا ہوئے۔ انھوں نے اپنے زمانے کے اہلِ کمال سے فیض حاصل کیا۔ 1862 میں انھوں نے انجمن سائنٹفک سوسائٹی قائم کی تاکہ ہندوستانیوں میں سائنسی علوم کو عام کیا جاسکے۔ 1869 میں انگریزی رسالوں کی طرز پر اپنا رسالہ "تہذیب الاخلاق" جاری کیا جس سے مضمون نگاری کو فروغ ملا۔

سید احمد خاں نے 1878 میں "محمڈن اینگلو اورینٹل کالج" کی بنیاد ڈالی جو آگے چل کر 1920 میں علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی شکل میں ہندوستان کا ایک نمایاں علمی ادارہ بن گیا۔

سر سید آخری عمر تک قومی سرگرمیوں، کالج کی دیکھ بھال اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے ان کی متعدد تصانیف میں آثار الصنادید، اسبابِ بغاوتِ ہند اور سرکشیٔ ضلع بجنور خاص طور پر اہمیت رکھتی ہیں۔

سر سید نے لمبی تحریروں کے بجائے چند صفحات میں کام کی بات کہنے کا طریقہ عام کیا۔ سر سید اور ان کے رفقا نے اردو مضمون اور انشائیہ نگاری کو فروغ دیا۔ وہ ہمیشہ اپنی قوم کو جدید علوم کی طرف مائل کرنے میں مشغول رہے۔

ہندوستانیوں خصوصی طور پر مسلمانوں کی اصلاح کا سہرا سر سید کے سر جاتا ہے۔

(نوٹ: طلبا سبق "سر سید کا بچپن" سے بھی سر سیّد کی زندگی کے واقعات کے بارے میں لکھ سکتے ہیں)

OR / یا

ڈرامہ آزمائش کا خلاصہ:

جواب: محمد مجیب کا ڈرامہ 'آزمائش' 1857 کے الم ناک تاریخی واقعات پر مبنی ہے۔ جنرل بخت خاں اور اس کی ہندوستانی فوجوں کو شکست ہو چکی ہے۔ بہادر شاہ ظفر کو انگریزوں نے گرفتار کر لیا ہے۔ اس طرح دہلی پر انگریزوں کا قبضہ ہو جانے کے بعد باغیوں اور لڑنے والوں کی پکڑ دھکڑ ہو رہی ہے۔

کل نمبر=4	جنگِ آزادی کی لڑائی میں شریک ہونے والے لوگوں میں سے دو خواتین سلمیٰ اور کشن کنور کو رام سہائے کی بیوی بھاگ وتی نے پناہ دے رکھی ہے۔ رام سہائے نہیں چاہتے تھے کہ ان کے یہاں کسی مجاہد کو پناہ دی جائے۔ اس کے باوجود بھاگ وتی اپنی جان کو خطرے میں ڈال کر انھیں پناہ دیتی ہے۔ اس کے شوہر کے پاس امان کا پروانہ ہے۔ اس لیے وہ ان عورتوں کی جان بچانا چاہتی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ملک کی آزادی کی لڑائی میں ہندو مسلمان، مرد عورت سبھی نے برابر حصہ لیا تھا۔ وہیں دوسری طرف جنرل بخت خاں کے سپاہی انگریزی فوج کی وردیاں پہن کر ان دونوں بہادر مجاہد عورتوں کو تلاش کر رہے ہیں تاکہ انھیں جنرل بخت خاں کے پاس پہنچا دیں۔ یہ سپاہی رام سہائے مل کے گھر آپہنچتے ہیں اور ڈرا دھمکا کر اُن دونوں عورتوں کے وہاں چھپے ہونے کا پتہ لگا لیتے ہیں۔ مجاہد عورتوں اور سپاہیوں کے بیچ مکالمہ ہوتا ہے اور وہ دونوں نہایت بے خوفی اور جرأت مندی کا مظاہرہ کرتی ہیں۔ آخر کار دونوں کو گلے میں پھندے ڈال کر جنرل بخت خاں کے پاس حفاظت کے ساتھ لے جایا جاتا ہے۔	
	اکبر الہ آبادی کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟ 100 الفاظ میں لکھیے۔ 3 OR / یا نظم 'او دیس سے آنے والے بتا!' کا خلاصہ 100 الفاظ میں تحریر کیجیے۔ **جواب** **اکبر الٰہ آبادی کے بارے میں:** سید اکبر حسین رضوی نام، اکبر تخلص تھا۔ الٰہ آباد ضلع میں پیدا ہوئے۔ ان کا بچپن ضلع شاہ آباد میں گزرا۔ الٰہ آباد کے ایک مکتب سے ابتدائی تعلیم حاصل کرنے کے بعد انھوں نے جمنا مشن اسکول میں داخلہ لیا مگر 1857 کے انقلاب کے باعث اس اسکول میں تعلیم جاری نہ رکھ سکے۔ ملازمت کی ابتدا عرضی نویسی سے کی۔ چند ملازمتوں کے بعد کچھ مدت کے لیے وہ الٰہ آباد ضلع میں تحصیل دار ہوگئے۔ ہائی کورٹ کی وکالت کا امتحان پاس کر کے وکالت کا پیشہ اختیار کیا اور منصف کے عہدے پر بھی مامور	8

ہوئے۔1898 میں انھیں حکومت سے خان بہادر کا خطاب ملا۔ پچھتر برس کی عمر میں الہ آباد میں ان کا انتقال ہو گیا۔

اکبر کو شاعری کا شوق بچپن ہی سے تھا۔انھوں نے عام رواج کے مطابق شاعری کی ابتدا غزل گوئی سے کی۔ان کی انفرادیت ان کی طنزیہ ومزاحیہ شاعری میں نظر آتی ہے۔یہی شاعری ان کی دائمی شہرت کا باعث بنی۔انھوں نے شاعری کے ذریعے انگریزی تعلیم کے منفی اثرات اور مغربی تہذیب کی اندھی تقلید پر بھرپور وار کیا اور چھوٹی چھوٹی نظموں سے وہ کام لیا جو بڑی بڑی تقریریں نہیں کر سکتیں۔

یا / OR

'او دیس سے آنے والے بتا!' نظم کا خلاصہ:

اختر شیرانی اپنی رومانی نظموں کے لیے مشہور ہیں۔'او دیس سے آنے والے بتا' ایسی نظم ہے جس میں پردیس میں رہنے والا شخص اپنے وطن سے آنے والے دوسرے شخص سے طرح طرح کے سوال کر رہا ہے۔حالانکہ اس نظم میں وطن کی یادیں ہیں مگر ان یادوں میں بھی رومانیت بسی ہوئی ہے۔وہ پوچھتا ہے کہ میرا وطن، وہاں رہنے والے اس کے ساتھی' باغوں میں چلنے والی مستانہ ہوائیں، درخت، گھنیری شاخیں، شام ہوتے ہی گلیوں میں دلچسپ اندھیرا، مہکتے مندر، مقدس مسجد سب ویسے ہی ہیں جیسے پہلے تھے۔

اسے پردیس میں رہ کر دیس کی باتیں یاد آ رہی ہیں۔آموں کے اونچے پیڑ، پپیہوں کی آوازیں، ساون کے رسیلے گیت، مدرسے، کھیل کے میدان، مستانہ فضائیں، ساون کی گھٹائیں، برکھا کی بہاریں، جنگل کی ہوائیں اور اپنے میکے کی یاد میں کھوئی ہوئی عورتیں، بچھڑی ہوئی سکھیوں کے گیت ویسے ہی ہیں جیسے پہلے تھے اور کیا اب بھی کسی کے سینے میں ہماری چاہ باقی ہے، کیا کوئی ہمیں یاد بھی کرتا ہے، اللہ کے واسطے بتا، اللہ بتا۔

نظم کے آخری مصرعوں میں ایک موڑ آتا ہے جب رومانی کیفیت ختم ہو کر شاعر عبرت ناک یادوں میں کھو سا جاتا ہے۔اب وہ چھاؤنی کے عالیشان مکان اور انّ پورنا کا مندر یاد کرتا ہے جو اب سنسان ہو کر اجڑ گئے ہیں کیونکہ انقلابِ زمانہ کی وجہ سے ان میں رہنے والے لوگ نہیں رہے اور یہ جگہیں سنسان ہو گئیں۔

کل نمبر=3

9	افسانہ 'آئی۔ سی۔ ایس۔' یا 'دو فرلانگ لمبی سڑک' میں آپ کس سے زیادہ متاثر ہیں اور کیوں؟ 100 الفاظ میں جواب لکھیے۔ 4 **جواب:** **<u>افسانہ ''آئی سی ایس'' سے متاثر ہونے کے اسباب:</u>** **میں کہانی ''آئی سی ایس'' سے زیادہ متاثر ہوں کیونکہ اس میں یہ بتایا گیا ہے کہ کس طرح وحید اپنی محنت، کوشش، لگن اور ذہانت سے ایک کامیاب انسان بنا۔** **لیکن مجھے اس کی یہ بات بالکل اچھی نہیں لگی کہ بڑا آدمی بننے کے بعد وہ اپنے ماں باپ اور بھائی سے ملنا نہیں چاہتا۔ ماں بے چاری بہت غمزدہ ہوتی ہے۔ باپ الگ افسردہ ہوتے ہیں۔ لیکن اس کی بیگم نے اسے گاؤں جانے پر راضی کر لیا۔** **بیگم کا کردار واقعی قابل تعریف ہے وہ آکسفورڈ کی پڑھی لکھی خاتون گاؤں جا کر اس طرح سب سے ملی جیسے ان کے ساتھ اس کا بہت پرانا تعلق ہے۔ سب کے لیے تحفے لے کر گئی سب کی پسند ناپسند کا خیال رکھا اور سب سے بڑی بات وہاں کے رسم و رواج اور تہذیب کو ذہن میں رکھا اور انھیں اصولوں کے مطابق وہاں رہیں۔ وحید بھی گاؤں جا کر اسی ماحول میں رنگ گیا جسے دیکھ کر بیگم کو یہ احساس ہوا کہ انھوں نے ایک سچے انسان سے شادی کی ہے۔** OR / یا **<u>افسانہ ''دو فرلانگ لمبی سڑک'' سے متاثر ہونے کے اسباب:</u>** **میں کہانی ''دو فرلانگ لمبی سڑک'' سے بہت متاثر ہوں۔ یہ افسانہ ہماری روزمرہ کی زندگی سے تعلق رکھتا ہے۔ افسانہ نگار نے جو واقعات اور حادثات بیان کیے ہیں وہ ہم روز آتے جاتے دیکھتے ہیں۔ ہمیں جگہ جگہ بھیک مانگتے فقیر نظر آتے ہیں۔ کچھ لوگ انھیں کچھ دے دیتے ہیں، کچھ انھیں برا بھلا کہتے ہیں اور کچھ خاموشی سے گزر جاتے ہیں۔** **سڑک پر جا بجا کتے نظر آتے ہیں۔ گاڑی چلانے والے لوگ ان کا خیال رکھتے ہیں لیکن کبھی کبھی وہ کسی گاڑی کے پہیوں کے نیچے آجاتے ہیں اور زخمی ہو جاتے ہیں۔**	

کل نمبر=4	تانگے تو اب نظر نہیں آتے لیکن رکشا والے براحال کر دیتے ہیں۔ کہیں بھی رکشا کھڑی کر دیتے ہیں اور کہیں بھی روک دیتے ہیں۔ اس سے راستہ چلنے والے دوسرے لوگوں کو پریشانی ہوتی ہے۔ لوگ انھیں برا بھلا کہتے ہیں۔ کبھی کبھی پولیس والے بھی ان کے ساتھ زیادتی کر دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ بھی بے شمار واقعات ہیں جن کو دیکھ کر بہت تکلیف ہوتی ہے اور احساس ہوتا ہے کہ لوگ کس قدر خود غرض، بے حس اور بے رحم ہیں۔ وہ صرف اپنے کام سے کام رکھتے ہیں اور صرف اپنے بارے میں سوچتے ہیں۔ دوسرے لوگوں کا نقصان ہوتا ہے تو ہوتا رہے، انھیں اس کی پرواہ نہیں ہوتی۔	
  1 1 1 1	**حصہ-ج: عملی قواعد (20 نمبر)** (i) زمانے کے اعتبار سے فعل کی کتنی قسمیں ہیں؟ اور ہر قسم کی ایک مثال بھی لکھیے۔ 1x3=3 **جواب: زمانے کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں:** **فعلِ ماضی: ذاکر کل آیا تھا۔** **فعلِ حال: احمد کھیل رہا ہے۔** **فعلِ مستقبل: شاکر کل سے اسکول جائے گا۔** (ii) وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو، کیا کہلاتا ہے؟ 1 (A) فعلِ متعدی (B) فعلِ مجہول (C) فعلِ لازم (D) فعلِ ناقص **جواب: (B) فعلِ مجہول**	10

Strictly Confidential

1 **کل نمبر=5**	(iii) فعلِ ناقص کہتے ہیں۔۔۔ 1 (A) وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو۔ (B) وہ جملہ جس میں 'ناقص' لفظ استعمال ہو۔ (C) وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا مکمل طور پر واضح نہیں ہوتا۔ (D) وہ فعل جس میں کام کا اثر مفعول پر پڑے۔ جواب: **(C) وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا مکمل طور پر واضح نہیں ہوتا**	
   1 2 1 1 **کل نمبر=5**	لائی حیات، آئے، قضا لے چلی، چلے اپنی خوشی نہ آئے نہ اپنی خوشی چلے (i) اس شعر میں استعمال کی گئی صنعت کا نام اور اس کی تعریف لکھیے۔ 2 **جواب: اس شعر میں 'صنعتِ تضاد' استعمال کی گئی ہے۔** **تعریف: کلام میں ایسے الفاظ لانا جو ایک دوسرے کی ضد ہوں، صنعتِ تضاد کہلاتا ہے۔** (ii) شعر میں کسی بات کا وہ سبب بیان کرنا جو حقیقت میں اس کا سبب نہ ہو، کیا کہلاتا ہے؟ 1 (A) تضاد (B) تلمیح (C) تعلیل (D) تشبیہ **جواب: (C) تعلیل** (iii) وہ لفظ جو اپنے اصلی معنی کے بجائے مجازی معنوں میں استعمال کیا جائے اور دونوں معنوں میں تشبیہ کا تعلق ہو، کیا کہلاتا ہے؟ 1 (A) استعارہ (B) کنایہ (C) تشبیہ (D) تلمیح جواب: **(A) استعارہ**	11

12	(i) درج ذیل محاوروں میں سے **صرف تین** کو جملوں میں استعمال کیجیے: 1x3=3	
	(a) نزلہ گرنا (b) ہکّا بکّا ہونا	
	(c) باغ باغ ہونا (d) خون کھولنا	
	(e) ہاتھ نہ لگانا	
	جواب:	
	(a) نزلہ گرنا: استاد کا نزلہ ہمیشہ شرارتی راشد پر ہی گرتا ہے۔	1
	(b) ہکابکا ہونا: سپاہیوں کو اچانک دیکھ کر رگھو پت ہکابکا ہو گیا۔	1
	(c) باغ باغ ہونا: میلے میں پہنچ کر بچوں کا دل باغ باغ ہو گیا۔	1
	(d) خون کھولنا: محسن کی نازیبا حرکت دیکھ کر والد کا خون کھول گیا۔	1
	(e) ہاتھ نہ لگانا: ماں نے جس چیز سے منع کر دیا بچوں نے کبھی اسے ہاتھ نہ لگایا۔	1
	(ii) 'مچھلی کے جائے کو تیرنا کون سکھائے' کیا ہے؟ 1	
	(a) کہاوت (b) محاورہ	
	(c) جملہ (d) کلام	
	جواب: (a) کہاوت	1
	(iii) 'شیر و شکر ہونا' کے کیا معنی ہیں؟ 1	
	(a) گھل مل جانا (b) مہنگائی بڑھنا	
	(c) زیادہ میٹھا (d) شیر کا شکار کرنا	
	جواب: (a) گھل مل جانا	1
		کل نمبر=5

13	(i) اس علامت "۔" کا نام کیا ہے؟ (a) فجائیہ (b) ختمہ (c) وقفہ (d) سوالیہ **جواب: (b) ختمہ** (ii) وہ نشان بنائیے جو جملے میں سوالیہ اظہار کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ **جواب: ؟**	1 1	 1 1 **کل نمبر=2**
14	(i) مطلع کسے کہتے ہیں؟ **جواب: غزل کے پہلے شعر کو مطلع کہتے ہیں۔** **اس/جس کے دونوں مصرعے ہم قافیہ ہوتے ہیں۔** (ii) فانیؔ! جس میں آنسو کیا، دل کے لہو کا کال نہ تھا ہائے وہ آنکھ اب پانی کی دو بوندوں کو ترستی ہیں یہ شعر کیا ہے؟ (a) مطلع (b) حسنِ مطلع (c) مقطع (d) قطع **جواب: (c) مقطع**	2 1	 1 1 1 **کل نمبر=3**

	حصہ-د: ادب (15 نمبر)	
15	درسی کتاب کے نثری حصّے سے پوچھے گئے درج ذیل سوالات میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے: 2x2=4	
	(i) بھولا کے گیتا کو شوق سے سننے کی کیا وجہ تھی؟ **جواب: بھولا کہانیاں سننے کا شوقین تھا اور گیتا کے ادھیائے کے آخر میں مہاتم سن کر وہ خوش ہو جاتا تھا۔**	2
	(ii) استاد منگو کو انگریزوں سے آخر اتنی نفرت کیوں تھی؟ **جواب: منگو کا ماننا تھا کہ انگریز اس کے ملک پر اپنا سکّہ چلاتے ہیں، ہندوستانیوں پر طرح طرح کے ظلم ڈھاتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسا سلوک کرتے ہیں جیسے وہ کوئی ذلیل کتا ہو۔ اس لیے اسے انگریزوں سے اتنی نفرت تھی۔**	2
	(iii) مضمون مخلوط زبان کی روشنی میں اردو زبان کی خصوصیات بتایئے۔ **جواب: اردو ایک مخلوط زبان ہے۔ اس میں ہندی، فارسی اور دیگر زبانوں کے الفاظ، ترکیبیں، مترادفات، محاوروں اور کہاوتوں کو اپنا بنانے کی خوبی ہے۔ اس سے زبان کی وسعت، قوت اور شان میں اضافہ ہوا ہے۔**	2
	(iv) اخبارات میں اشتہارات کیوں چھپوائے جاتے ہیں؟ **جواب: اپنے مقصد کی اطلاع عوام تک پہنچانے کے لیے اخبارات میں اشتہارات چھپوائے جاتے ہیں۔ ان میں رشتے، نوکر اور عام اطلاعات شامل ہوتی ہیں۔ (نوٹ: اگر کوئی بچہ اس سوال کا جواب لکھنے کی کوشش کرتا ہے تو اسے پورے نمبر دیے جائیں)**	2 **کل نمبر=4**

16	درسی کتاب کے شعری حصّے سے پوچھے گئے درج ذیل سوالات میں سے صرف دو سوالوں کے جواب لکھیے: 2x2=4	
	(i) "نسیم تیر سی چھاتی کے پار گزرے ہے"۔اس مصرعے کا کیا مطلب ہے؟ **جواب: "نسیم تیر سی چھاتی کے پار گزرے ہے"اس مصرعے کا مطلب ہے کہ محبوب کے نہ ہونے کی وجہ سے نسیم سحر شاعر کو فرحت اور تازگی دینے کے بجائے تیر سی چبھ رہی ہے مراد یہی ہے کہ تکلیف وہ محسوس ہو رہی ہے کیونکہ اس کے پاس بہار سے لطف اندوز ہونے کا سامان نہیں ہے اگر اس کا محبوب ساتھ ہوتا تو یہ تیر سی چلنے والی نسیم سحر اس کو خوش گوار محسوس ہوتی۔**	2
	(ii) حضرت خضرؑ کس لیے مشہور ہیں؟ **جواب: حضرت خضرؑ اپنی لمبی عمر اور بھٹکے ہوئے لوگوں کو راستہ دکھانے کے لیے مشہور ہیں۔**	2
	(iii) "خیموں کا اک جنگل دیکھا"۔اس مصرعے کے ذریعے شاعر کیا کہنا چاہتا ہے؟ **جواب: 'خیموں کا اک جنگل دیکھا۔اس مصرعے کے ذریعے شاعر کہنا چاہتا ہے کہ دہلی دربار کے موقع پر قطار در قطار بہت سے خیمے لگائے گئے تھے تاکہ دربار میں شرکت والے معزز افراد وہاں قیام کر سکیں۔ جس طرح جنگل میں بے شمار درخت ہوتے ہیں کچھ ایسا ہی حال خیموں کا تھا کہ جہاں تک نظر جاتی تھی خیمے ہی خیمے نظر آتے تھے اس لیے شاعر نے اس کو خیموں کا جنگل کہا ہے۔**	2
	(iv) نظم "او دیس سے آنے والے بتا!" میں کنعانِ وطن سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ **جواب: 'او دیس سے آنے والے بتا' میں کنعانِ وطن سے شاعر کی مراد ہے اپنے وطن کے کوچہ و بازار۔ 'کنعان' حضرت یوسفؑ کا وطن تھا جسے چھوڑ کر انھیں مصر جانا پڑا تھا۔ اسی طرح شاعر کو بھی اپنا وطن چھوڑ کر پردیس جانا پڑا ہے۔**	2 کل نمبر=4

17	معاون درسی کتاب ''گلزارِ اردو'' سے پوچھے گئے درج ذیل سوالات میں سے دو سوالوں کے جواب لکھیے: 2x2=4	
	(i) افسانہ ''فقیر'' کی روشنی میں بتائیے کہ مصنف کو فقیروں کی کون سی باتیں ناپسندیدہ ہیں؟	
	جواب: مصنف کو فقیروں کا تندرست و توانا ہوتے ہوئے بھی بھیک مانگنا پسند نہیں تھا۔ وہ محنت کرنا نہیں چاہتے اور بغیر سوچے سمجھے دعائیں دینا شروع کرتے ہیں۔ اگر فقیر سے کوئی کام کروایا جائے تو اس کی پوری اجرت چاہتا ہے۔ کم پیسوں میں کام کرنے کے لیے تیار نہیں۔ وہ اپنے عیش وآرام میں خلل ڈالنا نہیں چاہتے۔	2
	(ii) افسانہ ''گلی ڈنڈا'' کے مرکزی کردار اور مصنف کا نام بتایئے؟	
	جواب: گلی ڈنڈا کے مصنف منشی پریم چند ہیں۔	1
	اس کا مرکزی کردار گیا ہے جو گلی ڈنڈا کھیل کا ماہر کھلاڑی تھا اور گلّی کلب کا چیمپئن تھا۔	1
	(iii) ان دیوتا کو برہما نے کیا سندیس بھیجا تھا؟	
	جواب: بھلے دیوتا تجھے چھوٹا ہونا ہوگا۔ آدمی کا آرام تو دیکھنا ہی ہوگا۔ دیوتا آدھا رہ گیا۔ برہما کی تسلّی نہ ہوئی۔ اس نے پھر سندیس بھیجا اور دیوتا ایک چوتھائی رہ گیا۔ اب وہ انسان کی کمر تک آنے لگا اور وہ مطمئن ہو گیا کہ وہ آسانی سے اناج حاصل کر سکتا ہے۔	2
	(iv) محمد طفیل اور جگرؔ صاحب کی پہلی ملاقات کس طرح ہوئی؟	
	جواب: محمد طفیل کا جگر صاحب سے پہلا تعارف شوکت تھانوی کے گھر پر ہوا۔ ایک روز محمد طفیل ان کے گھر سو رہے تھے کہ شوکت تھانوی نے آواز دی اور کہا کہ ''آؤ تو، تمہیں ایک چیز دکھائیں''۔ محمد طفیل نے جا کر دیکھا تو جگرؔ صاحب بیٹھے تھے شوکت تھانوی	

2 کل نمبر=4	نے جگر صاحب کی طرف اشارہ کرکے پوچھا کہ آپ انھیں جانتے ہیں۔ محمد طفیل نے کہا جی ہاں! ۔ شوکت صاحب کو محمد طفیل کا صرف 'جی ہاں' کہنا پسند نہ آیا۔ پھر جب محمد طفیل نے کہا کہ انھیں تو سب جانتے ہیں لیکن یہ سب کو نہیں جانتے۔ اس بات پر جگر صاحب مسکرانے لگے۔ انھوں نے شوکت صاحب سے محمد طفیل کے متعلق پوچھا، تو محمد طفیل نے سوچا کہ میرا تعارف کوئی دوسرا کیوں کرائے۔ انھوں نے کہا میرا نام محمد طفیل ہے۔ یہ محمد طفیل کا جگر صاحب سے پہلا تعارف تھا۔	
3	درج ذیل اصناف میں سے کسی ایک پر نوٹ لکھیے: 1x3=3 (a) ڈرامہ (b) نظم (c) سوانح **جواب: کسی ایک صنفِ سخن پر نوٹ:** **(a) ڈرامہ :** ڈراما یونانی زبان کا لفظ ہے جس کے معنی ہیں کرنا۔ ڈراما ایسی صنف ہے جس میں کرداروں، مکالموں اور مناظر کے ذریعے کسی کہانی کو پیش کیا جاتا ہے۔ ارسطو نے ڈرامے کو زندگی کی نقالی کہا ہے۔ داستان، ناول اور افسانے کے مقابلے میں ڈراما اس لحاظ سے حقیقت سے قریب تر ہوتا ہے کہ اس میں الفاظ کے ساتھ ساتھ کردار، ان کی بول چال اور زندگی کے مناظر بھی دیکھنے والوں کے سامنے آتے ہیں۔ کرداروں کی ذہنی اور جذباتی کشمکش کو مکالمے اور آواز کے اتار چڑھاؤ کے ذریعے پیش کیا جاتا ہے۔ ارسطو نے ڈرامے کے اجزائے ترکیبی میں چھے چیزوں کو ضروری قرار دیا ہے۔ قصہ، کردار، مکالمہ، خیال آرائش اور موسیقی، لیکن ضروری نہیں کہ ہر ڈرامے میں سنگیت یا موسیقی کا عنصر ہو۔ پلاٹ، کردار مکالموں اور مرکزی خیال کا ہونا البتہ ضروری ہے۔ ڈرامے کی کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ اس میں واقعات کی کڑیاں اس طرح ملائی جائیں کہ بتدریج نقطۂ عروج تک پہنچ سکیں اور ناظرین کی توجہ ایک نکتے یا خیال پر مرکوز ہو جائے۔ اس کے بعد ڈراما انجام کی طرف بڑھتا ہے۔ اردو میں ڈرامے کا آغاز واجد علی شاہ کے زمانے میں ہوا جب رادھا کنھیا کا قصہ اسٹیج کیا جانے لگا۔ امانت کی اندر سبھا بھی اسی زمانے میں لکھی گئی جو بے حد مقبول ہوئی۔	18

	OR / یا (b) <u>نظم:</u> نظم کے معنی انتظام، ترتیب یا آرائش کے ہیں۔ کسی عنوان کے ارد گرد پوری نظم کا تانا بانا بنا جاتا ہے۔خیال کا تدریجی ارتقا بھی نظم کی ایک خصوصیت ہے۔ نظم کے لیے نہ تو ہیئت کی کوئی قید ہے اور نہ ہی موضوعات کی۔ چنانچہ اردو میں غزل اور مثنوی کی ہیئت میں بھی نظمیں کہی گئی ہیں۔ نظم گو شعرا کے یہاں ترکیب بند اور ترجیع بند کی ہیئت بہت مقبول رہی ہے۔ہیئت کے اعتبار سے نظم کی چار قسمیں ہو سکتی ہیں۔ پابند نظم: ایسی نظم جس میں بحر کے استعمال اور قافیوں کی ترکیب میں مقررہ اصولوں کی پابندی کی گئی ہو، پابند نظم کہلاتی ہے۔ نظم معرا: ایسی نظم جس کے تمام مصرعے برابر کے ہوں مگر ان میں قافیے کی پابندی نہ ہو، نظم معرا کہلاتی ہے۔کچھ لوگوں نے اسے نظم عاری بھی کہا ہے۔آج کل اسے نظم معرا ہی کہا جاتا ہے۔ آزاد نظم: ایسی نظم جس میں نہ تو قافیہ کی پابندی کی جاتی ہے اور نہ اس کے تمام مصرعے برابر ہوتے ہیں۔یعنی جس کے مصرعے چھوٹے بڑے ہوتے ہیں تاہم اس نظم میں بحر کی پابندی کی جاتی ہے۔ نثری نظم: نثری نظم چھوٹی بڑی نثری سطروں پر مشتمل ہوتی ہے۔اس میں نہ تو ردیف اور قافیے کی پابندی ہوتی ہے اور نہ ہی وزن کی۔آج کل نثری نظم کا رواج دنیا کی تمام زبانوں میں عام ہے۔ OR / یا (c) <u>سوانح:</u> سوانح میں کسی ایک شخص کی زندگی کے واقعات اور حالات یا شخصیات کے مختلف پہلوؤں کا بیان کیا جاتا ہے۔سوانح نگار اپنے ہم عصروں کے سوانح بھی لکھ سکتا ہے اور تاریخی شخصیتوں کے سوانح بھی۔اس صنف کا مقصد کسی اہم شخص کے حالات زندگی سے قاری کو روشناس کرانا ہوتا ہے۔	3

	اس سلسلے میں وہ اس شخص کے ساتھ ساتھ اس کے ہم عصروں کا حال بھی لکھ سکتا ہے اور اس زمانے کے سیاسی، سماجی اور معاشرتی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈال سکتا ہے۔ اردو میں مولانا حالی اور شبلی نعمانی نے سوانح نگاری کا سلسلہ شروع کیا۔ حالی نے ممتاز ادبی شخصیتوں کے سوانح لکھے مثلاً حیات سعدی میں شیخ سعدی، یادگار غالب میں غالب اور حیات جاوید میں سرسید کے حالات بیان کیے گئے ہیں۔	3 کل نمبر=3

Strictly Confidential